رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۰

پیشگی قیمت سالانہ

۱- عوام سے ...

۲- خواص و معاونین سے ...

ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم

الحکم

چو گویم بانو گرانی جہاد در قادیاں بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۲۵ھ — جلد ۱۱

تمام مریدوں کیلئے عام ہدایت

میں طاعون اور ہمارا بادشاہ کے عنوان سے ایک آرٹیکل اسی اخبار میں لکھ چکا تھا اور اب جبکہ آخری کاپی چھپنے کو تھی حضرت مسیح موعود کا یہ ہدایت نامہ شایع ہونے کے لئے پہنچا جو حضور نے عام طور پر شایع کیا اس لئے بجنسہ درج کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ ہمیں اس بلا سے محفوظ رکھے ناظرین کو چاہیئے کہ عام طور پر اسکی اشاعت کریں اور لوگوں کو اسکے فوائد سے آگاہ کریں۔ ایڈیٹر

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب والیسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کیلئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جنکا محلہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہو رہائش اختیار کریں سو میں علی الیقین سے جانتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھہرینگے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اُس ملک کو دیکھنے کیلئے گئے تو کسیقدر مسافت طے کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے تب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانیکا قصد کیا اور آگے جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا تب بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کیطرف جاتا ہوں سو انسان کو نہیں چاہیئے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کیلئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کیلئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے۔ اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سوای میری جماعت! تم اطاعت کرو نہیں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدانخواستہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے اور میں اسیقدر پر کفایت نہیں کروں گا کہ تم اُس زمین کو چھوڑ دو بلکہ خدا کی ہدایت اور اسباب سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ یہ طاعون خودبخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اُس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے۔ اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑو گے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم اُن خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ ای میری جماعت میں ہمیشہ تم میں نہیں ہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جبتک آسمان پر پہلے قرار نہ پاوے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرلو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور جسکی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اسکے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام جو سراسر تمہاری بھلائی کیلئے ہیں مُنہ پھیر لو۔ میں وہی بات کرتا ہوں جو تمہاری بھلائی کیلئے ہے مجھے ضرورت نہیں کہ میں گورنمنٹ کی خوشامد کروں کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اسوقت تک کہ میں مر جاؤں کسیطرح دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا مگر یہ سچی بات کو کیونکر چھپایا جاوے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے سو جس نے ہمارے آرام اور امن کیلئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اسکے ہم ناشکر گذار ہونگے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں۔ اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جائیں تو ہمارا ٹھکانا کہاں ہے۔ تم سُن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کروڑہا انسان ہیں صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شایع کر چکے ہیں اور نیز وہ جب القتل ہونیکی نسبت فتوے دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام یہی فتوے ہمارے واجب القتل ہونیکے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شایع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں جگہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی حملہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ حملہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔ یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کیلئے اسقدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں انکو ہر طرح سے مدد دے اور انکی سہولت کیلئے انتظام کرے۔ اسلئے ہم بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں جہاں ...

نہ کہ سجدہ اور پستی کی حالت میں کیونکہ سجدہ اور رکوع رفع کی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک ذلت کی حالت ہوتی ہے۔ اس لئے اسمیں عجز و بکا گریہ وزاری اور اشکباری سے کام لینا چاہیئے اور اس عالی درگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار اپنی کمزوریوں کا اظہار اور بار بار توبہ و استغفار کرنا چاہیئے اور اللہ کریم کی صمدیت اور قدوسیت کا خیال کرکے اپنے آپ کو ذلیل اور حقیر سمجھنا چاہیئے اور جتنا بن پڑے خشوع خضوع کرنا چاہیئے۔

ہاں قرآنی ادعیہ کا ہی نماز میں پڑھنا ضروری ہے اور بدرجہ اولیٰ ضروری ہے مگر اللہ کریم کی باندھی ہوئی حدود کا خیال رکھنا چاہیئے اس لئے قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق قرآنی ادعیہ کو رفع کی حالت میں پڑھنا چاہیئے نہ کہ سجدہ اور رکوع کی حالت میں۔ اور ساتھ ہی ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی کثرت سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اور دعاؤں کی حد بندی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ احکام الٰہی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اور اذکروا اللّٰہ کثیرًا لعلکم تفلحون پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہی وہ قرآنی نماز ہے جس کو پڑھنے سے انسان بد بول اور فحش باتوں اور طرح طرح کی بدکرداریوں سے بفضل خدا بچ جاتا ہے اور جس کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے ان الصلوۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ۲۱/۱۴ اور اللہ کریم کی بتائی ہوئی نماز بھی یہی ہے جو اپنے ساتھ الٰہی سارٹیفکیٹ رکھتی اور اللہ کے نام سے شروع ہو کر اللہ ہی کے نام پر ختم ہوتی ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

محمد ظہیر الدین عفی عنہ

ایک سوال کا جواب

سوال۔ جناب مرزا صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ کونسی قرآنی آیاتیں اور دلایل ہیں جن سے جہاد کرنا اور بادشاہ وقت انگریزوں کے ساتھ لڑنا منع ہے پوری پوری تشریح سے بوایسی فوراً مطلع فرماویں۔

جواب۔ اول تو آپ کو عقلی طور پر یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مذہب کے واسطے خلق خدا کا خون بہانا اور بوجہ جنگ وجدال کرنا وہی مذہب جائز رکھتا ہے جو عقلی دلایل سے محض خالی اور براہین قاطعہ سے محض عاری ہو۔

۲- مگر اسلام ایک ایسا روشن اور سچا مذہب ہے کہ اپنی سچائی پر ہزارہا نشانات اور دلایل بینہ رکھتا ہے۔ پھر اسے جبر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہاں اگر مخالف دلایل سے عاجز آ کر لڑائی اور خونریزی پر کمر باندھیں اور کسی طرح باز نہ آویں تو بطور مدافعت خلل عامہ کو دور کرنے اور فساد کو مٹا کر امن عامہ کے قائم کرنے کے لئے بھی عجیب عجیب ہدایات اپنے اندر رکھتا ہے۔

۳- قرآن مجید میں تو صاف لکھا ہے۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۲/۲۳ یعنے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تم ان ہی لوگوں کا مقابلہ کرو جو پہلے تمہارے قتل کرنے پر کمربستہ ہیں مگر تم پھر بھی یاد رکھو کہ ان پر زیادتی نہ کرو گو انہوں نے پہل کی ہے کیونکہ اللہ کریم ان لوگوں کو جو زیادتی کرتے ہیں پسند نہیں کرتا۔

۴- جب حکام وقت ہمیں مذہبی اشاعت سے نہیں روکتے بلکہ بجائے روکنے کے ہماری مذہبی اشاعت میں مدد کرتے اور نہایت لطف وکرم سے پیش آتے ہیں تو ایسے محسنوں کے ساتھ جنگ وجدال اور فساد پر آمادہ ہو جانا بڑے احسان فراموشوں ناقدر شناسوں اور نمک حراموں کا کام ہے مسلمانوں کا کام نہیں۔ اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی نرمی اور سلوک سے پیش آؤ اور یہ تو فرض ہے کہ احسان کرنیوالوں کے ساتھ ضرور احسان کرنا چاہیئے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ۱۴/۱۹

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۲۷/۱۳

۵- جبر کے ساتھ دین الٰہی منوانے کے لئے تمام قرآن مجید میں اشارہ تک نہیں بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے لا اکراہ فی الدین ۳/۲ یعنی دین میں جبر نہیں۔ اور آپ شاید جانتے ہوں گے کہ مذہب کی حقیقی غرض تو اخلاق فاضلہ کا سکھانا اور پاکیزگی کا پھیلانا ہے جو کہ تلوار کے زور سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیا مار کے ڈر سے ایک شخص ایسے عقائد صحیحہ اور یقینیہ کو اپنے دل سے نکال سکتا ہے جنپر اس کی نجات کا مدار ہے۔ اور کیا آپ کا کانشنس ایسے مذہب کو قبول کر سکتا ہے جو قتل کی دھمکی دے کر منافقیت کے لئے مجبور کرتا ہو؟۔

۶- ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتے ہیں اور ان کے متبع ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ اسلئے رافت اور رحمت کا ہونا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ کریم نے وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ ۲۷/۴۔ اور پھر ایسی گورنمنٹ کے ساتھ تو ہمیں بہت ہی نیک سلوک کرنا چاہیئے جو مصداق اس آیت کا ہے۔ ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ۶/۱۸ یعنے مسلمانوں سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اگر اب بھی کسی کے دل میں وہی باغیانہ خیال رہیں جن کی جڑ اصل میں خونی مہدی کی انتظار ہے تو خیر اس کی مرضی اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہیں (ظ)

سادہوؤں سے خبردار رہو۔

سودیشی اور سوراجیہ کے مقاصد پر وعظ کہنے والوں کی ایک جماعت سادہوؤں کی شکل میں طیار کیگئی ہے اس گروہ کا نام "دیس بھگت" یعنے محبان وطن ہوگا۔ یہ لوگ مختلف مقامات پر جا کر بنگال کے پولیٹکل سنیاسیوں کے مقاصد کو پورا کریں گے۔ ہمنے اس سے پہلے کئی مرتبہ الحکم کے ذریعہ بعض دوسری صورتوں میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ان سادہوؤں اور فقیروں کے گروہ میں بڑے بڑے خطرناک لوگ شامل ہو جاتے ہیں اور یہ بھگوا لباس انکی پردہ پوشی کر لیتا ہے سنگین جرایم کا بہت بڑا حصہ اسی لباس کے نیچے چھپا ہوا ہے اس لئے بہت جلد ضرورت ہے کہ ان لنگوٹ پوش فقرا کے متعلق ایک خاص قانون طیار کیا جاوے +

ڈائری

۱۵- اگست بروز جمعرات۔ بعد از نماز ظہر ایک شخص نور محمد نامی نے بیعت کے واسطے عرض کی۔ فرمایا عصر کے وقت کر لینا۔

عصر کے وقت جب حضرت تشریف لائے تو وہ شخص بیعت کے لئے آگے بڑھا حضرت نے فرمایا جس جس نے بیعت کرنی ہے آجاوے چونکہ جگہ تنگ اور لوگ زیادہ تھے حضرت نے فرمایا تم لوگ ایک دوسرے کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ دو۔ بیعت کے بعد حضرت صاحب نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا آپ ملتان سے آئے ہیں؟

شخص۔ حضور ملتان سے۔ حضرت۔ خاص ملتان گھر ہے یا گرد نواح میں؟

شخص۔ حضور امیر پور ایک گاؤں تحصیل کبیر والہ میں ہے۔ وہاں بڑے بھاری مخالف ہیں۔ حضرت۔ اس طرف بھی بارش ہوئی ہے؟ شخص۔ حضور اس طرف کم بارش ہوئی ہے۔ حضرت۔ اس طرف بارش ہمیشہ کم ہی ہوا کرتی ہے اس طرف لوگوں کی صحت تو اچھی ہوگی کوئی بیماری تو نہیں ہوگی شخص بیماری کم ہی ہے۔ حضرت۔ اس طرف تو اس سلسلہ کی مخالفت کثرت سے نہیں۔ شخص بہت لوگ مخالف ہیں۔

اس پر حضرت نے فرمایا۔ عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے اسکی سب سے زیادہ مخالفت ہوتی ہے جس سلسلہ کی مخالفت نہ ہو یا اگر ہو بھی تو بہت کم ہو وہ سلسلہ سچا سلسلہ نہیں ہوتا سچے سلسلہ کی سچائی کا ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ اسکی بہت مخالفت ہو۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلعم نے جب دعویٰ نبوت کیا تو کمبخت مخالفوں نے بہت شور مچایا اور بڑی مخالفت کی۔ مگر جب مسیلمہ کذاب نے دعویٰ کیا تو سب آپس میں مل گئے کسی نے مخالفت نہ کی۔ وجہ یہ ہے کہ شیطان جھوٹے کا دشمن نہیں ہوتا سچے کی مخالفت میں سب اپنا زور لگاتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلعم کے اپنے بیگانے سب دشمن ہو گئے۔ کیا عالم اور کیا جاہل سب کے سب مخالفت پر کمربستہ ہوگئے یہانتک کہ جن کو دین سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا وہ بھی دشمن ہو گئے۔ آجکل بھی یہی حال ہے ہر ایک نے مخالفت پر کمر باندھی ہوئی ہے بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار لوگ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں بہت لوگ ایسے ہیں جو دنیا طلبی کے ہی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور پہلے سے ہی کبھی دین کا نام نہیں لیتے ہر وقت زمینداری اور ملازمت میں ہی مست رہتے ہیں اور دین کی ذرہ بھی پروا نہیں کرتے اور مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے وہ ہماری مخالفت کرتے اور ہمارا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر تمام دنیا سے بدتر ہوں تو میں ہی ہوں۔ سو ایسے لوگوں کا فیصلہ تو اب خدا خود کرے گا۔ ایسوں کو کیا جواب دیا جاوے۔ ان کا فیصلہ تو خدا کے پاس ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے بہت گندوں اور شرارتوں کا ذکر نہیں کیا گیا صرف اشارات ہی پائے جاتے ہیں مثلاً ایسے لوگوں کی بابت لکھا ہے کہ وہ ہمارے نبی صلعم کے زمانہ میں کہتے تھے کہ جب قرآن پڑھا جاوے تو شور ڈالا کرو اور تالیاں بجایا کرو تا دوسرے بھی نہ سنیں۔ بعض لوگ ایسے ہی تھے جنکی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون ؂ اور ایسے لوگ بہت پائے جاتے تھے جو دوسروں کو کہتے تھے کہ جھوٹے طور پر بیعت کر آؤ اور پھر کہو کہ ہم سب کچھ دیکھ آئے ہیں کوئی بات نہیں وہ تو دکانداری ہے اور پھر مرتد ہو جاؤ۔ اسی طرح ایسے لوگوں کو جو بیعت کر کے پھر جاتے تھے پیش کر کے کہتے تھے کہ دیکھو یہ تجربہ کار لوگ ہیں۔ مرتد ہو گئے ہیں۔ یہ محض جھوٹا سلسلہ ہے۔ ایسا ہی چند آدمیوں نے ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کیا ہے۔ پہلے جھوٹے طور پر یہاں آکر بیعت کی پھر بعد ازاں یہاں سے جاکر چھپوا دیا کہ ہم سب کچھ دیکھ آئے ہیں کچھ بھی نہیں ہم بھی مرید ہوئے تھے سب پتہ لیا محض دھوکہ بازی ہے۔

بیوقوف اتنا نہیں جانتے کہ آخرکار کام تو وہی ہوکر رہے گا اور وہی بہر صورت پورا ہوکر رہے گا جو ارادہ الٰہی میں ہے۔

خدا کی قدرت دیکھو کہ جہاں ہماری مخالفت میں زیادہ شور اٹھا ہے وہاں ہی زیادہ جماعت تیار ہوئی ہے۔ جہاں مخالفت کم ہے وہاں ہماری جماعت بھی کم ہے۔

ایک شخص نے سلسلہ تقریر میں عرض کی کہ اگر کوئی حقیقۃ الوحی کو خدا کے خوف سے پڑھے تو ضرور مان لیوے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کا خوف انمیں رہا ہی کہاں ہے خدا کا خوف ہوتا تو ہماری مخالفت ہی کیوں کرتے۔ خدا نے اتمام حجت کردی۔ ہماری تائید میں بڑے بڑے نشان دکھائے گئے مگر ان لوگوں کا کیا کیا جاوے۔ اتنے نشانات میں کسی کی نظیر تو پیش کریں اور نشان جانے دو ان سے کوئی پوچھے کہ ۲۶-۲۷ سال ہیں دعویٰ کئے گذر گئے۔ اور ہزاروں نشانات ہماری تائید میں ظاہر ہوئے کسی ایسے جھوٹے کی نظیر تو پیش کرو جس نے خدا پر افترا کیا ہو اور اتنی مہلت اور نشانات اسکی تائید میں دکھائے گئے ہوں خدا نے اسکے مخالف ہلاک تباہ اور ذلیل کر دیئے ہوں حالانکہ خدا جانتا تھا کہ وہ مفتری ہے۔

بھلا کوئی نظیر تو دو سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے تو عبدالحکیم وغیرہ کی طرح بعض لوگ الہام کے دعویدار بن بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی رسول ہیں۔ مگر ایسے دعویٰ کرنے والے ہمیشہ بعد میں ہوتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلعم نے جب دعوے کر لیا اور اسکی اچھی طرح سے شہرت ہو گئی تب مسیلمہ کذاب وغیرہ نے بھی دعویٰ کر دیا۔ ایسا ہی ہمیں بھی ۲۶-۲۷ برس دعوے کئے گذر گئے تو ان لوگوں کو بھی دعوے یاد آگئے مگر یاد رکھو کہ سچے کی نشانی یہی ہے کہ وہ سب سے پہلے دعوے کرتا ہے وہ کسی کی ریس نہیں کرتا۔ ابوسفیان وغیرہ جب کفر کے زمانہ میں قیصر کے پاس گئے تو اس نے ان سے یہی پوچھا تھا کہ محمد (صلعم) سے پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا ہوا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تب اس نے کہا کہ اگر اس سے پہلے کوئی دعویٰ کرنیوالا ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ ریس کرتا ہے۔

ابتدائً دعوے کرنا یہ سچے کی شناخت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ دیکھو ۲۶-۲۷ برس گذر چکے ہیں اس عرصہ میں تو ایک بچہ بھی پیدا ہو کر باپ بن سکتا ہے۔

رپورٹ جلسہ احمدیہ تحصیل پھالیہ

ہمارے ضلع میں اس تحصیل کی جماعت سابق بالخیرات ہے۔ جب سے سہ ماہی جلسوں کی تجویز کی۔ تو سب سے پہلے اسی جماعت نے میری تجویز کو لبیک کہا تھا آخر وہ پودا پھیل لایا اور تمام ضلع کے مشہور مقامات میں پر رونق جلسے ہوئے جن کا قومی بیداری پر اچھا اثر ہوا اور غیر احمدیوں پر بھی اتمام حجت ہوئی۔ اس کے بعد جب وہ بدہ کمیٹیاں بنانے کی تجویز الحکم میں شائع ہوئی تو سب سے اول اس جماعت نے جلسہ کر کے کمیٹی منعقد کی۔ اس کے بعد اب ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء کو موضع ہیلاں میں جلسہ ہوا۔ تاکہ اس تحصیل کے سب بھائی جمع ہو کر کمیٹیوں کے قومی انتظام کے متعلق باہمی مشورہ سے ایک ضابطہ بناویں۔ اس جلسہ میں عاجز (اکمل) کو بھی مدعو کیا تھا بلکہ حسن ظن سے گھوڑی بھی بھیجی گئی مگر افسوس کہ ایک طرف میں دارالامان جانے کے لئے تیار دوسری طرف مجھے بخار ہو رہا تھا ندامت کے ساتھ معذرت کی اور اپنی جگہ پیارے بھائی غلام رسول (راجیکی) کو تکلیف دی انہوں نے اس تکلیف کو گوارا فرمایا۔ جزاہ اللہ۔ اکٹھے سے مہمان آنے شروع ہو گئے۔ ملک مولا بخش صاحب کھاگروالی سے تشریف لائے خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ برادر امام الدین صاحب رنگلی سرحد ریاست جموں سے اور مولوی ابراہیم ملوانان سے اور جماعت احمدیہ مونگ و سعداللہ پور بے شدت گرمی میں تشریف لاکر رونق افزائے جلسہ ہوئے اور عین دوپہر کے وقت جماعت رجوعہ و للہ پڈی کے بزرگ تشریف لائے۔ جماعت ہیلاں نے جو صرف تین چار آدمی ہیں سب کا فراخدلی سے خیر مقدم کیا۔ نماز جمعہ مولوی صاحب راجیکی نے پڑھائی اور سورۃ توبہ کا ۱۵ رکوع پڑھ کر وعظ فرمایا۔ انفاق فی سبیل اللہ اور کونوا مع الصادقین کی ضرورت کو سمجھایا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو عملی صورت میں لانے کی ہدایت کی۔ نماز جمعہ کے بعد ملک صاحب نے افتتاح جلسہ کیا۔ اور مختصر تقریر ضروریات قومیہ فرمائی۔ اس کے بعد پیر برکت علی صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ جماعت احمدیہ تحصیل پھالیہ میں چونکہ جماعت کم اور ناخواندہ ہے اس لئے ایک ہی کمیٹی کافی ہے۔ اور بعض بزرگوں کو دو دو عہدے دیئے جائیں حکیم علی احمد صاحب میر مجلس و ناظر ہوں۔ مولوی فضل الرحمن صاحب صدر محاسب و امین احمد نگر میں پیر برکت علی سعداللہ پور میں مولوی غوث محمد مونگ میں میاں امام الدین، رجوعہ میں حکیم نور احمد محاسب مقرر ہوں۔ سوئم۔ ایک رجسٹر حسب ہدایت صدر انجمن تیار کیا جائے۔ چہارم۔ ایک ایک رسید کی جلد رجسٹر دیا جائے جس پر چندہ جمع کر کے امین کے پاس جمع کرائیں۔ اور ایک رجسٹر امین کے پاس ہو۔ جس میں مفصل آمد و خرچ کا حساب ہو۔ اور ایک رجسٹر ناظم اپنے پاس رکھے جس میں تمام اخراجات کا حساب ہو۔ اور ناظر صاحب ماہوار ہر رجسٹر کو معاینہ کیا کریں۔ پنجم۔ ہر احمدی اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے جو کہ حسب توفیق چندہ دے۔ ششم۔ یہ کہ ہر جگہ کی جماعت تعلیم الاسلام قادیاں کی ضروریات کے لئے ہر گھر میں ایک برتن پر فی سبیل اللہ کا ٹکٹ لگا کر رکھا جائے جس میں آٹا گوندہنے کے وقت ایک مٹھی آٹا ڈالا جائے اور محاسب ہفتہ وار جمع کر کے فروخت کرتا رہے۔ اور ماہوار امین کے پاس جمع کرایا کرے

ان سب تجاویز کی ملک صاحب نے تائید کی اور تمام احمدی حاضرین نے بالاتفاق منظور کیں۔

اس کے بعد چندہ وصول ہونا شروع ہوا اللعہ ۱۴؍ جو بمعہ رسدی دارالامان میں بھیج دیا گیا۔ نماز عصر کے بعد مولوی غوث محمد نے جوش کے ساتھ سادہ طرز پر سورۃ حشر کے تیسرے رکوع پر وعظ فرمایا اور برادر امام الدین صاحب نے ضلع گجرات کے لئے ایک واعظ کی ضرورت پر زور دیا جو کہ قوم کو تقوے و طہارت اور عملی رنگ میں اپنے تئیں نمونہ بنانے اور رفع ضروریات قومی کی تحریک کرتا رہے۔ اس کے بعد عاجز کا مضمون پیر برکت علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام اخیر رپورٹ میں درج ہے۔ نماز مغرب کے وقت سب بھائیوں کے لئے دعا کی گئی۔ جماعت ہیلاں نے تمام بھائیوں کی خاطر و تواضع میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اور اپنی مقدار سے زیادہ حق میزبانی کو ادا کیا۔ رات کو مستورات میں بھی وعظ ہوا۔ اور فرض تبلیغ کو ادا کیا گیا۔ غرض یہ نمونہ ہے گجرات کی ایک علاقہ کا میں چاہتا ہوں تمام اضلاع میں ایسی ہی کمیٹیاں قائم کر کے انتظام کیا جائے۔ اخیر میں یہ کہہ دینا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ عاجز (اکمل) نے گولیکی میں کمیٹی قائم کر دی ہے اور سب کام و انتظام باقاعدہ ہو گیا ہے۔ اب میں اس فکر میں ہوں کہ صدر کمیٹی ایسی جگہ ہو جہاں سب کام ایک خاص نظام کے ساتھ ہوتا رہے چھوٹے چھوٹے جلسوں کا قیام میرے خیال میں بہت ضروری ہے۔ اللھم ایّد الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات۔

اکمل کا پیغام۔ اپنے بھائیوں کی خدمت میں

میرے پیارے بھائیو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ایک باغبان جس نے زمین کو جوتا۔ درست کیا۔ صاف کیا پھر اس میں تخم ریزی کی۔ پودے نکلے اور وہ چلا گیا پھر جب اس کے پھلنے پھولنے کی خبر سنیگا۔ تو کیا خوشی سے پھولا نہ سمائیگا۔ میں جب سنتا ہوں کہ مضمون کے گروہ میں شامل ہونے کیلئے تم لوگوں نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الایۃ پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے تو مجھے نہایت ہی خوشی ہوتی ہے اگرچہ بعض معذوریوں بلکہ مجبوریوں کے ساتھ تمہارے جلسہ میں جسم کے ساتھ حاضر نہیں ہو سکیگا مگر میری روح تمہارے ساتھ کام کر رہی ہے اور میں اپنے دل کیساتھ اپنی دعا کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شریک ہوں۔ میری عدم حاضری کو امید ہے تم محسوس نہیں کرو گے کہ میں جو کچھ کہنا تھا اسی چٹھی کی ذریعہ کہہ دیا۔ بلحاظ کہنے والے کے تو میں وہی اکمل ہوں اور بلحاظ سنانیوالے کے میں پیر برکت علی ہوں + دوستو! زبانی باتوں سے کیا بنتا ہے اگر چند گھنٹہ پھر کر کہہ دیا اور آپ کا بھی وقت لیا اور عملی رنگ میں کچھ نہ کیا تو کیا فائدہ مجھے تو حضرت امام علیہ السلام کا یہ قول کچھ ایسا پسند آیا ہے کہ میں نے لمبی تقریریں ہی چھوڑ دیں۔ فرمایا جو کچھ کرنا ہے عملی رنگ میں کرو زبانی باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔ + سوائے حاضرین مجلس! ع میری سنو! جو گوش نصیحت نیوش ہے۔ بیع کے معنے ہیں ایک چیز دوسری کے عوض میں لینا بیعت کے معنے یکدم جو کچھ ہے مال و جان و اختیارات دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دینا جیسے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ گویا بیعت کیوقت اپنا مال اپنی جان فروخت کر دینی جنت کے عوض: تم نے غلاموں کی نسبت سنا ہو گا کہ جب انہیں کوئی خرید لیتا ہے تو پھر ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں رہتا بلکہ جو کچھ وہ کماتے ہیں وہ بھی انکے مالک کا ہو جاتا ہے اور کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے۔ پس اسیطرح ہم اپنے تئیں خدا کے مسیح مرزا غلام احمد ایدہ اللہ کے ہاتھ پر فروخت کر چکے ہو اب تمہارا اپنے پر کچھ اختیار نہیں چاہیے کہ ہمارا ہر ایک قول ہمارا ہر ایک فعل ہماری ہر ایک حرکت اسی کے حکم کے ماتحت اسی کی مرضی کے موافق ہو اگر یہ نہیں تو پھر جھوٹی ہے ہماری بیعت پھر جو کچھ کمائیں وہ ہمارا نہیں بلکہ اس کا ہے۔ وہ اپنی مہربانی سے جو ہمارے گذارے کے لئے دے وہ لے لیں باقی سب اسی کا ہے اگر اس کیلئے ہم انشراح صدر نہیں پاتے تو جھوٹے ہیں ہمارے دعوی جو بیعت کے متعلق کرتے ہیں یاد رکھو کہ جیسے جبتک قیمت نہ دی لیں وہ چیز جسے خریدیں ہاتھ نہیں آتی اسیطرح یقیناً سمجھو کہ جبتک تم اپنے آپکو اور اپنے مالوں کو اسی خدمت دین کیلئے وقف نہ کر دیگے وہ جنت جس کیلئے یہ بیعت (سودا) ہوئی نہ ملیگا اگر درحقیقت [illegible]

آپ صاحبان کا خادم محمد ظہور الدین اکمل عفی اللہ عنہ۔

(تتمہ)

توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ توجہ

خطرناک بدعت کی اشاعت پر کچھ اور

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مینے ترجمۃ القرآن اردو کے متعلق ایک نوٹ لکھا تھا اور اخبار وکیل امرتسر کے مالک اور ایڈیٹر شیخ غلام محمد صاحب کو توجہ دلائی تھی کہ وہ ایسے اشتہاروں کو جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہوں نہ صرف نکال دیں بلکہ مسلمانوں کو آگاہ کریں تاکہ وہ اس ترجمہ کو خرید کر اس کی اشاعت کا موجب بن کر خسر الدنیا والآخرہ نہوں + شیخ صاحب باوصفیکہ لاولد ہیں پھر نہیں معلوم چند پیسوں کا لالچ انہیں اسلام اور حمیت اسلام کے خیال کو کیوں کچل دینے پر مجبور کر رہا ہے۔ مینے اس نوٹ میں یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ اس تجویز میں کسی عیسائی کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ اب جبکہ واقعات کی تحقیقات کی گئی تو اصلیت معلوم ہو گئی۔ اور ایڈیٹر الحکم کا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا۔ فیض بخش پریس کا مینیجر ایک عیسائی ہے جس کا نام غلام قادر ہے یہ شخص پہلے ہندو تھا پھر مسلمان ہو گیا اور اخبار وکیل کے دفتر میں بحیثیت محرر کام کرتا رہا۔ آخر عیسائی ہو گیا۔ اور امرتسر مشن پریس کا مینیجر مقرر ہوا جب پریس مذکور امرتسر سے لاہور تبدیل کیا گیا تو منشی غلام قادر صاحب بھی لاہور چلے گئے۔ اور پریس مذکور کے بند ہو جانے پر انہوں نے فیض بخش ایجنسی لاہور میں قایم کی جس میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر فضل (جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے اسسٹنٹ سکریٹری ہیں) بھی شریک تھے اسی ایجنسی کے متعلق یہ پریس کی شاخ کھولی گئی ہے اور سب کاروبار فیروزپور شہر میں منتقل کر دیا گیا ہے اور وہاں ہی سٹیم پریس قائم کیا گیا ہے۔ بظاہر اس پریس کا مالک کرم الٰہی نام ایک مسلمان ہے جو مسٹر فضل کا غالباً بھائی ہے اس فیض بخش ایجنسی میں عیسائیوں ہی کا کام کثرت سے ہو رہا ہے اور وہی منشی غلام قادر عیسائی اس کے مینیجر ہیں کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ ایک ایسے کام کا مہتمم اور مینیجر وہ شخص ہو جس کو اسلام سے دشمنی اور بیزاری ہے۔

اس عیسائی کی تجویز سے یہ اردو ترجمۃ القرآن بغیر متن کے چھاپا جا رہا ہے یا چھاپا گیا ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پادری عماد الدین نے جو ترجمہ کیا تھا اسی میں کچھ اصلاح کر کے چھاپا گیا ہے بہر حال ترجمہ خواہ کسی کا بھی ہو قرآن کریم کا بدوں متن چھاپنا ایک ایسی حرکت ہے جس کو کوئی مسلمان جو قرآن کریم کی تکریم کرتا اور اس کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا پسند نہیں کر سکتا۔ عیسائی مذہب پر جو آفت آئی اور جس آفت نے ان کے مذہب و ملت کی اصلیت کو کھو دیا اور خدا تعالیٰ کی الہامی کتاب ان کے ہاتھ سے جاتی رہی وہ یہی ترجمہ بدوں متن کی آفت تھی اسی نے ان کو یہ روز بد دکھایا کہ وہ آج اتنا بھی نہیں بتا سکتے کہ اصل انجیل کس زبان میں تھی۔ اور اب یہ عیسائی مینیجر قرآن کریم پر اپنا ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے ان نادان اور زر پرست مسلمانوں پر افسوس اور سخت افسوس ہے کہ انہوں نے دنیا کی خاطر دین فروشی کو پسند کر لیا۔

فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین

اخبار وکیل کے مالک اور ایڈیٹر کا خدائے قوم کہلانے کا شوق تو روز افزوں ہے اور مسلمانوں کی حمایت اور انکی ملیت کا خیال گویا ان کے بدن میں خون کیطرح دوڑ رہا ہے مگر یہ کرتوت کسی صورت میں بھی ایسی نہیں جو انہیں

دین کو بدنام کرنے اور کتاب اللہ کو خراب کرنے

کے الزام سے بری کر سکے انہوں نے محض چند پیسوں کے لالچ اور غلام قادر عیسائی کیخاطر اسلام کو تباہ کرنے اور مسلمانوں کو مالی نقصان پہونچانے سے

فرق نہیں کیا

میرا خیال تھا کہ میرے پہلے نوٹ پر اخبار وکیل کے باواجی خدا ترسی سے کام لیں گے اور اس مخرب اسلام اعلان کو اپنے اخبار سے نکالکر ندامت کا اظہار کریں گے۔ باواجی کے مزاج میں تو صلاحیت بھی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یاران ہمدم نے شاید مشورہ نہ دیا ہو کہ باواجی کیوں ہرج کرتے ہو!

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ مجھے اخبار وطن کے ایک مخرب اسلام فعل پر کچھ لکھنا پڑا تھا اور علماء ملت نے اس کے حق میں فتوےٰ بھی دیا تھا۔ مولوی انشاء اللہ خاں نے اگرچہ ہٹ دہرمی اور ملاہٹ سے کام لیا تھا تاہم اپنے اس فعل کو مستحسن قرار نہیں دیا تھا اور اپنے ذخیرہ کتب فروختنی میں سے ان کتابوں کو نکال دیا تھا۔ مگر اخبار وکیل کی شوخ چشمی دیکھیے کہ باوجودیکہ اسے بتایا گیا ہے کہ یہ طریق اسلام اور مسلمانوں کے لئے مضر ہے مگر ابھی تک اس نے ان اشتہاروں کو نہ اپنے اخبار سے نکالا ہے اور نہ اس کے لئے افسوس ظاہر کیا ہے۔ وہ اخبارات جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف زہر اگلنے کے لئے رائی کا پہاڑ بنا لیا کرتے ہیں اور گلے کی رگیں پھلا پھلا کر منہ سے جھاگ گرایا کرتے ہیں وہ اب کیوں خاموش ہیں کم از کم اہل حدیث کو اس موقع پر اپنے شہری ہمعصر کو سمجھانا چاہئے۔ ورنہ الحکم اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر نہ رہے گا اور وہ وکیل کے کسی چرم فروش نامہ نگار کی گالیوں سے ڈر کر رک نہ جائے گا۔ مسلمانوں کو آگاہ کریگا اور اخبار وکیل کی حمایت اسلام کا راز فاش کر کے رکھدے گا (انشاء اللہ)

بالآخر میں پھر وکیل کو متوجہ کر کے بتانا چاہتا ہوں کہ دیکھ تو نے خدا کے راستباز اور برگزیدہ بندہ کی اہانت کا ارادہ کیا تجھ پر وہ ذلت کی مار پڑی کہ چند پیسوں کے لئے تو نے ایسا اشتہار شائع کیا جو اسلام اور مسلمانوں کے دین اور دنیا کے لئے سخت ضرر رساں ہے کیا یہی وہ راز ترقی ہے جو آپ کے ایوان سے نازل ہوا ہے خدا سے ڈرو اور اس فعل سے ندامت کی ساتھ رجوع کرو۔ اور اس ترجمۃ القرآن کی مخالفت میں میرے ہم آہنگ ہو کر مسلمانوں کو آگاہ کرو ورنہ یاد رکھو

روزے وادے ہست

سیدی! عطیہ والی اراضی ...

مختصر نوٹ

اسلام کیوں وبہ تنزل نہیں؟

اس لئے کہ عیسائیوں کی مذہبی سوسائٹیاں مسلمانوں کے درمیان اپنا مذہب پھیلانے کی پورے زور سے کوشش کر رہی ہیں اور باوجود طرح طرح کے حیلوں اور دلکش فریبوں کے ان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ

مشہور سیاح سنسن ہیڈن اپنے ایشیا کے سفرنامہ میں یوں رقمطراز ہیں کہ مجھے ایک منشنری ملا جس نے کہا کہ مجھے یہاں کام کرتے دس سال ہوئے مگر ایک مسلمان بھی عیسائی نہیں ہوا۔

ایک صاحب پیسہ اخبار میں لکھتے ہیں۔ کہ "اب مسلمان علما کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی ہے جو علم و مذہب کی تطبیق کرتی ہے۔ یہ لوگ بڑے بڑے یوروپین علماء سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے مرض کو پہچان کر علاج شروع کر دیا ہے اس واسطے کامل یقین ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں روز بروز قوی ہوتا جائے گا" مگر یہ نہیں بتایا کہ آیا عیسائی امراض کو پہچاننے اور حاذق حکیم سے تعلیم پاکر محل اور موقع کے مطابق علاج کرنے والی صرف احمدی جماعت ہی ہے یا کہ کوئی اور بھی؟

انگریزی عہدہ دار اور سیاح مثلاً گبلین۔ پال گریو۔ ٹامس۔ ریڈ وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ایک حبشی اسلام قبول کر لیتا ہے۔ بت پرستی جنات پرستی۔ مخلوق پرستی۔ مردم خواری۔ انسانی قربانی۔ اطفال کشی اور جادوگری اس سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ وحشی کپڑے پہننے لگتے ہیں ان میں کثافت کی جگہ صفائی آجاتی ہے اور وہ ذاتی شرافت اور خودداری حاصل کر لیتے ہیں۔

ایک آریہ کو بدگوئی کا سارٹیفکٹ

ایبٹ آباد میں ایک آریہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برسر بازار گالیاں دینے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۸ ماخوذ ہوا۔ اور سرحدی صوبہ کے قوانین کے ماتحت ایک سال کے لئے جلاوطن ہوا۔ آریوں کے لئے بدگوئی کا یہ ایک اور سارٹیفکٹ ہے کاش اب ہی سمجھیں۔ ؂

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں ہی دینا
کتوں سا کھو گیا موہنہ تخم فنا ہی ہے

فیصلہ قرآنی

ڈاکٹر نور حسین صاحب جو اب حاجی ہو چکے ہیں نے روزانہ پیسہ اخبار میں فیصلہ قرآنی کا عنوان دیکر حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں کچھ سوال لکھے ہیں۔ مگر یہ عجیب فیصلہ ہے کہ آپ قرآن کریم ہی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ورنہ اس قسم کے بیہودہ سوالات اس مضمون کے ماتحت شائع نہ کرتے۔ ان کا فرض تھا کہ وہ قرآن کریم سے وہ معیار پیش کرتے جو اللہ تعالیٰ نے صادقوں اور کاذبوں کے امتیاز کے لئے رکھا ہے اور پھر اس معیار پر حضرت مسیح موعود کو پرکھتے مگر برخلاف اس کے وہ سوالات کا ایک سلسلہ پیش کرتے ہیں مثلاً مفسر قرآن ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے جو حضور کے کیرکٹر پر نکتہ چینی کی ہے اس کی تردید اب تک نہیں ہوئی اس کے جواب میں بجز لعنت اللہ علی الکاذبین اور کیا کہیں اگر ڈاکٹر صاحب احمدی لٹریچر پڑھتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ گر پڑے ہے کون؟

بھلا صاحب کیا انبیا علیہم السلام کے کیرکٹر پر مخالفوں نے نکتہ چینیاں کی ہیں یا نہیں؟ اگر کی گئی ہیں تو کیا آپ نے ان سب کے جوابات دیدیئے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ امر ان کی نبوت یا صداقت کا مبطل ٹھہریگا؟ سوال کرنے سے پہلے سوال کی زد اور اس کے پہلوؤں پر غور کر لینا چاہیئے تھا۔ معترضین کا وجود کسی زمانہ میں گم نہیں ہوا۔ ابتک سید المعصومین سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کرنے موجود اور مسیح ابن مریم پر نکتہ چینیاں کرنیوالے یہودی قائم ہیں تو کیا ان باتوں سے رسالت حقہ اور نبوت صادقہ پر حرف آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح سلسلہ حقہ پر منہ چڑانیوالے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ؂

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

حقیقت نماز شایع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جسمیں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شایع ہو گئی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسایل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنیکے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک کل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شایع کر چکا ہوں آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کیگئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اسکی خوبیوں کے کم رکھی ہے یعنی معہ محصولڈاک ۱۲ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

تہذیب النسواں

ملک کے تمام روشن خیال اہل الرائے اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ عورتوں کو تعلیم دینا ضروری ہے بشرطیکہ طرز تعلیم حتی الوسع شریفانہ اصول پر ہو۔ چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھکر ۱۸۹۸ء سے اخبار تہذیب النسواں ایڈیٹر مولوی سید ممتاز علی صاحب مالک مطبع رفاہ عام لاہور کی ایڈیٹری میں (لاہور سے) جاری کیا گیا جو بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ اخبار کیسا ہے اور اس کے مطالعہ سے شریف مستورات پر کیا اثر پڑتا ہے اس کا اندازہ پرچہ دیکھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ عام رائے اس اخبار کی نسبت یہ ہے کہ ہر مرد اس کو بلا تامل اپنے زنان خانے میں بھیج سکتے ہیں اور ہندوستان بھر میں شریف مستورات کے لئے اس سے بہتر کوئی پرچہ نہیں ہر مضمون نہایت احتیاط اور غور و تامل کے بعد درج کیا جاتا ہے۔ اسکی نامہ نگار عموماً معزز گھروں کی تعلیم یافتہ بہو بیٹیاں ہیں۔ جو لوگ تعلیم نسواں کے حامی ہیں۔ انہیں اس پرچہ سے ضرور کام لینا چاہیئے زبان نہایت سلیس۔ لکھائی۔ چھپائی بغایت نفیس تقطیع ۲۰×۲۶/۸ حجم ۱۶ صفحے ہفتہ وار قیمت (سے) سالانہ نمونہ کا پرچہ مفت مل سکتا ہے۔

المشتہر منیجر رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور

Spare Copy

کلکتہ کے اطبا کیا کہتے ہیں

جبکہ ایک بات کو ہم خود ثابت کر سکتے ہیں اور ہمارے کان اس بات کو سُننے اور ہمارے دوست اس بات کو ثابت کرتے ہیں تو اس سے زیادہ معتبر شہادت کون سی ہوگی آگے کہنے کی ضرورت نہیں بمبئی کے لوگ کیا کہتے ہیں یا کولمبو کے باشندے کیا خیال کرتے ہیں بلکہ یہ کلکتہ کے لوگ جو کچھ صحیح جانتے ہیں "کیا آپ اپنے ہمسایوں کی بات پر یقین نہ کرینگے" یہ تحریر جو کہ ڈاکٹر پریش ناتھ دت صاحب ایل۔ ایم۔ ایس (بوس اینڈ کمپنی عطاران ۲-۴-۲ کورن والس اسٹریٹ کے شفاخانہ کے طبیب) کی ہے پڑھیئے۔ وہ لکھتے ہیں میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کدنی پلس) گردوں کے مرضوں میں اور خاصکر پتھری کی تکلیف کی حالت میں لوگوں کو استعمال کرائی ہیں اور مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ مشہور بات ہے کہ پتھری بھی مثل دوسرے پیشاب کے مرضوں درد پشت اور درد مفاصل کے گردوں کے خراب اور کمزور ہو جانے سے ہوتی ہے ڈومن کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس ایک کدنی پلس) صرف نباتاتی اجزا سے بنائی گئی ہیں اور دوائیاں اس عمدگی سے مرکب کی گئی ہیں کہ وہ گردوں کی بیماریوں کو جلد اور پوری طرح سے دور کر سکتی ہیں۔ کیسا ہی نازک مزاج شخص ہو وہ بھی ان گولیوں کو اس کامل یقین کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے کہ وہ جلد اور ہمیشہ کیلئے شفا بغیر کسی قسم کے آئندہ بُرے نتائج پیدا کرنے کے شفا بخشتی ہیں۔ ان تمام دوافروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈومن کی امد پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے عہ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر وی پی ایل خرچ لینے کے کی جائے گی

آجکل دُنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دُنیا پر آرہی ہے اسکی نظر زمان مرسلین سابقین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) میں بھی نہ ملیگی۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں ثلج و اولے و طوفان۔ وہ طاعون جو یہود یوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اسکا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد صدی چہاردہم کا ملہم اسم اعظم رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری تریاق طاعون معہ وفی وغن نورانی کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہم نے اس کی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور حفظ ما تقدم کے اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے یہ بارہا کا تجربہ ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ فی درجن بارہ روپیہ تیل نافع مکھی و مچھر۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھکر جس تندرست انسان کو کاٹتے ہیں وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل اس غرض کے لئے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کے کاٹنے کا احتمال ہو سب کو مل دینے سے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ بیٹھینگے۔ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ یہ دونوں روغن

حکیم نور محمد پروپرایٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔

(نوٹ) جو صاحب یہ اشتہار اجرت دیکر چھاپنا چاہے وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیج دے

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز وطراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمالو پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ خواہ تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ ضرور رفع ہونگی اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کے لئے مفید ہی ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم کہہ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمایئے قیمت فی بکس ایک روپیہ — **طلا طلسمی** پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فایدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی — آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸

سنون دندان — دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس ۴ — المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ ملب گڈھ ضلع دہلی

ایک لاکھ پرچہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہئے

(بر درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نور کاکوری)

نیٹنل اتنا۔ ادھر لگاؤ اور آنکھیں صاف ہو گئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جسنے نزول آب تک میں فایدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل سیلانی۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیا بند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے استعمال سے جاتا رہتا ہے سیکڑوں سارٹیفکیٹ۔ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زاید کو کافی ہے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے سے روانہ ہونگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔

سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ — سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸

سوتی سنگی شروع پختہ رنگ **کم خرچ بالا نشین** خوش وضع اب کہ ریشمی معلوم ہوتا ہے مستورات کے واسطے لقدرہ تحفہ چارخانوں میں ..... تو شک لحاف کے واسطے ..... پائیدار و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول ۱۲ گز عرض قیمت صرف عہ ہر فرمایشات وی پی منگانے میں جانبین کا اطمینان ہے محصول بار ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے۔ المشتہر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا شکر صد شکر! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ خضاب تیل ہے۔ جو داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ قیمت فی بکس صرف عہ روپیہ ہے محصول بذمہ خریدار :۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی محلہ عطار گلی پوسٹ مانڈوی - بمبئی

بلا التعصب

پندرہ روزہ اخبار بلا التعصب جاری کر دیا گیا ہے جو صاحب نمونہ کا پرچہ دیکھنا چاہیں۔ ۲ کے ٹکٹ ارسال کر کے منگوالیں۔ یقیناً مذہبی دنیا کے ہر ممبر کو اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ المشتہر

عبد العزیز (جگہ مبارک شاد) مقام زینت محل شہر دہلی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشہ دار کشمیری لکڑی کا عا بینڈل کا کین اور در ربڑ سے بنی ہوئی نہایت پائیدار قیمت ہے روپیہ۔ کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کا ہے کین ہینڈل معہ ورربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ عا۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عگ۔ کرکٹ بیٹ۔ آل کین۔ لکڑی جید مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ہے۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ہے۔

بچوں کے کرکٹ سیٹ ۱۲-۱۳ برس کے لڑکوں کے لئے ایک سیٹ کا کرس ایک بال ایک گڈ ریکا بکس فی سیٹ ۱۰ سے ۱۲ اسٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کانمبر پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے دھاگے کے بیچ

پریکٹس

کرکٹ وکٹس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم۔ یس ہکو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پایا ہے۔ نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول اچھانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ۔

خوبصورت

خاکسار نے بڑے تجسس و تجربہ کے بعد ہر کس خواہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا جوان کے ہاتھ اور منہ دھونے اور نہانے کے لئے عجیب و غریب خوشبودار کھلی تیار کی ہے جس میں خوشبودار معطر ادویات شامل کی گئی ہیں۔ مقوی دماغ۔ مفرح روح۔ بدن کو بالکل صاف کرتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزانہ استعمال سے داد خشکی۔ چھیپ پیدا نہ ہوگی۔ بال نرم ہو جاویں گے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی بکس لعہ تار پختہ ایک روپیہ۔ اس سے کم خریدار کو آثار فی روپیہ کے حساب سے محصول بذمہ خریدار۔ فہرست کے لئے آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجو۔

المشتہر

مرزا قائم علی احمدی مالک کارخانہ قائمی ایجنسی مالیر کوٹلہ (پنجاب)

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی مشین پختہ مبلغ عہ روپیہ اور دوم مبلغ ہے۔ بیعانہ مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بھاگلپوری ٹسر اینڈ سلک کلاتھ

خاص و عام کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ ہمارے یہاں بھاگلپوری کپڑا ہر قسم کا ٹسری وغیرہ خاص طیار ہوتا ہے جن صاحب کو ضرورت ہو مہربانی کر کے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر نمونہ منگا کر دیکھیں۔ فقط :۔ المشتہر

شیخ محبوب علی عبد اللہ تاجر پارچہ بھاگلپوری محلہ نرکہ ڈاکخانہ چمپانگر ضلع بھاگلپور

سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک

وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ تک اسکاٹس ایملشن نے فاضل طبیبوں کے تجویزہ ہر سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر۔ کھانسی۔ زکام گوشت اور بھوک کی کمی کا ہے اور باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا ایملشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

طاعون اور ہمارا بادشاہ

دس سال کے قریب ہونے کو آئے جب خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر پنجاب اور ہندوستان کے رہنے والوں کو آگاہ کیا تھا کہ ملک میں خطرناک طاعون پھیلنے والی ہے اور اس کا علاج خدا تعالیٰ سے سچی صلح اور پاک تبدیلی ہے مگر ملک اور قوم کے بدخواہوں نے مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ سے اپنے ملک اور قوم سے دشمنی کی اور انہیں متنبہ اور آگاہ کرنے کی بجائے اور دلیر اور بیباک کر دیا اور اس پیشگوئی پر ہنسی اور استہزا کیا۔ وہ لوگ جو انکی تحریروں کے پڑھنے والے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ مدبران ملک یہ فرماتے ہیں یا علماء دین متین یوں کہتے ہیں اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ آخر خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی اور

طاعون کا بازار گرم ہوا

اور ایسا محشر بپا ہوا کہ ان واقعات کے بیان کرتے وقت قلم تھرا اٹھتا ہے جو طاعون کے باعث دیکھے گئے اگر شمار اور اعداد کے کاغذات پڑتال کئے جائیں تو

دو کروڑ کے قریب

ان لوگوں کا شمار پہونچیگا جو صرف طاعون کی نذر ہوئے۔ اگر کسی جنگ میں اسقدر آدمی ہلاک ہو جاتے تو دنیا میں ایک شور قیامت بپا ہو جاتا لیکن ہندوستان میں جبکہ اس سال کے شروع میں نصف لاکھ سے زیادہ ہفتہ وار موتیں ہو رہی تھیں اسوقت

گورنمنٹ کے کاموں پر نکتہ چینی کرنیوالے

ملکی لیڈر پنجاب میں بے چینی پھیلانے میں مصروف تھے جنہیں اسوقت ملکی لیڈروں کو توجہ دلانی چاہئے تھی کہ جو کام انہیں کرنا چاہئے اسے چھوڑ کر وہ ملک کو اور بھی ہلاکت کے قریب کر رہے ہیں جبکہ طاعون نے ملک کی ایک بھاری آبادی کو پشت زمین سے اٹھا کر زیر زمین سلا دیا ہے پھر اس سے جس قدر مصائب ملک میں پڑے ہیں وہ ان بیوہ عورتوں یتیم بچوں کی تعداد کے تصور سے سمجھ میں آسکتے ہیں جو **صرف طاعون کا نتیجہ ہیں۔**

چاہئے تو یہ تھا کہ اہل ملک اس حالت سے عبرت پکڑتے مگر نہیں وہی شوخی اور شرارت بدستور جاری ہے۔ بعض اخبارات نے گورنمنٹ کو متوجہ کیا تھا اور خود ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھکر بھی محسن گورنمنٹ کو یقین دلایا تھا کہ ایک ہفتہ میں نصف لاکھ سے زیادہ موتوں کی تعداد ایسی نہیں جو گورنمنٹ کو متحیر نہ کر دے اسلئے کہ اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہیں کہ ایک ہفتہ کے اندر **نصف لاکھ سے زیادہ رعایا گورنمنٹ کے حلقہ اطاعت سے کم ہو جاتی ہے**

پس اس سے تمدن اور تجارت اور دوسرے امور پر جو اثر پڑتا ہے وہ ایسا نہیں کہ سرسری نظر سے دیکھا جائے اب جو لوگ **طاعون** کے خوفناک حملوں کے نظاروں سے متاثر ہو چکے ہیں اور انہوں نے ملکی تباہی اور قومی کمی کو محسوس کیا ہے یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ہمارے بادشاہ

ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ

نے اپنی ایک تازہ ترین چٹھی کے ذریعہ (جو ہز ایکسیلنسی ویسرائے کے نام لکھی ہے) خصوصیت کے ساتھ اہل ہند کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت گورنمنٹ ہند کبھی بھی **طاعون** کے حملوں سے اپنی رعایا کو محفوظ رکھنے کیلئے بیکار نہیں بیٹھی اس نے لاکھوں روپیہ اسکے انسداد کی تدابیر میں صرف کئے مگر مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ خود ہماری اپنی اخلاقی اور علمی کمزوری اور غلط فہمی نے گورنمنٹ کی گرانقدر اور سچی ہمدردی سے فائدہ اٹھانے نہ دیا۔ گورنمنٹ نے جو علاج مصلحت وقت اور تجربہ کار اور حاذق اطباء کی رائے سے ضروری سمجھا تھا کہ اس کی ہر قسم کی سعی کی لیکن ملک اور قوم کے بدخواہوں نے اسکو بدظنی سے دیکھا اور بجائے فائدہ اٹھانے کے نقصان پہنچایا سیگریگیشن کا طریق ایک نہایت مفید اور مسلم نافع طریق تھا۔ مگر ہمارے اہل ملک کی کج فہمی ہوئی، اخلاقی حالت نے اسے ایسا خطرناک بنا دیا کہ بعض مقامات پر

خطرناک صورتیں

ظاہر ہوئیں اسوقت اہل ملک کا فرض تھا کہ ان لوگوں کو جو سیگریگیشن طریق سے ناواقف تھے اس کے فوائد سے مطلع کرتے اور مذہبی اور اخلاقی ہدایات کے ماتحت انہیں نیک صلاح دیتے لیکن اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔

میں خطرناک فروگذاشت کروں گا اگر اس موقع پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

واجب الاحترام امام علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی خدمات کا ذکر نہ کروں اس وقت جبکہ سیگریگیشن طریق کو سخت بدظنی سے دیکھا جاتا تھا آپنے ایک عام جلسہ قادیان میں کرکے اس کے **جواز** کا فتویٰ دیا اور اپنی جماعت کو ہدایت کی کہ وہ ان ہدایات کی پابندی کریں جو **گورنمنٹ** اس بارہ میں شایع کرے کیونکہ وہ جو کچھ کر رہی ہے سچی ہمدردی اور خیر خواہی سے کر رہی ہے۔ اور طاعون زدہ گاؤں سے نکلکر باہر کھلے میدانوں میں چلے جانا ضروری ہے۔

احمدی قوم نے تو اسپر عمل کیا۔ اگر دوسرے مذہبی لیڈر بھی ایسا کرتے تو میرا یقین ہے کہ اہل ملک کو فائدہ پہونچتا۔ مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

اب جبکہ طاعون کی اس عالمگیر مصیبت کو جس میں ہمارا ملک مبتلا ہے

ہمارے شاہنشاہ

نے پھر محسوس کیا ہے اور آنحضور نے ہمدردی سے بھری ہوئی چٹھی* اپنے نائب کے ذریعہ

اپنی پیاری رعایا

کے نام (گویا) لکھی ہے اور خود حضور وائسرائے نے تمام لوکل گورنمنٹوں کو ایک چٹھی بھیجکر طاعون کے انسداد کے لئے پوری ہمت صرف کرنے کی ہدایت کی ہے۔

یہ میرا فرض ہے

کہ میں احمدی قوم کی طرف سے ایڈورڈ ہفتم کی اس عنایت خسروانی کا

شکریہ ادا کروں

اور ایسا ہی جناب وائسرائے صاحب کی توجہ فرمائی کے لئے شکرگزاری کا اظہار کروں میں گورنمنٹ ہند کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ تجربہ صحیحہ کی بنا پر جانتی ہے کہ **ہم لوگ جو احمدی کہلاتے ہیں گورنمنٹ کے ہر ایک کام میں جو گورنمنٹ کے اپنے وجود یا اسکی رعایا کے کسی فرد یا افراد کے لئے ضروری ہو ہر قسم کی مدد دینے پر آمادہ ہیں** اس لئے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کا عملی شکریہ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور

اور یہی تعلیم ہمارا امام دیتا ہے

پس اگر اس وقت انسداد طاعون کے لئے گورنمنٹ کوئی تدابیر اختیار کرے تو وہ

احمدی قوم کو اپنا سب سے پہلا معاون

پائیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام احمدی جہاں کہیں وہ ہیں اس امر کو مدنظر اور ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ انسداد طاعون کے لئے جو احکام یا ہدایات گورنمنٹ کی طرف سے نافذ ہوں وہ ان کے عمل درآمد میں گورنمنٹ کو مدد دیں گے۔

آخر میں یہ ظاہر کرنا بھی میرا فرض ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں جسمانی طریق اصلاح و علاج طاعون کیطرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی بڑے زور سے اصل علاج بھی بتایا ہے اس لئے میں یہاں اس اشتہار کا آخری حصہ درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو طاعون کے متعلق حضرت نے دیا تھا۔ اور وہ یہ ہے

مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ انہ اوی القریہ۔ یعنی جبتک دلوں کی وبا

* یہ چٹھی اور وائسرائے کی چٹھی آیندہ درج کریں گے۔ ایڈیٹر

معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہیں ہوگی۔ اور در حقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے۔ اکثر دلوں سے اللہ جل شانہ کا خوف اٹھ گیا ہے اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں۔ اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں اکثر ان میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور کئی قسم کے خسیس اور مکروہ حرکات ان سے سرزد ہوتے ہیں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ نماز کا تو ذکر کیا کئی کئی دن تک مونہہ بھی نہیں دھوتے اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے۔ اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمیندار اور ٹھیکہ دار اور دولتمند ہیں۔ وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زناکاری اور بد اخلاقی اور فضول خرچی اُن کی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپرواہ پائے جاتے ہیں۔

اب چونکہ اس الہام سے جو ابھی میں نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلّق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عمل اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تمام بندگانِ خدا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے احکام بجا لاویں۔ نماز کے پابند ہوں۔ ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ توبہ کریں اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسایوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ اور خیرات دیں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور نماز میں اس بلا سے محفوظ رہنے کے لئے رو رو کر دعا کریں۔ پچھلی رات اٹھیں اور نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر ایک قسم کے نیک کام بجا لائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اُس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایکدم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹل سکتی ہے۔ اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے اطلاع دوں۔ یہ بھی مناسب ہے کہ جو کچھ اس بارے میں گورنمنٹ کی طرف سے ہدائتیں شایع ہوئی ہیں خواہ نخواہ ان کو بدظنی سے نہ دیکھیں بلکہ گورنمنٹ کو اس کاروبار میں مدد دیں اور اس کے شکر گذار ہوں کیونکہ سچ یہی ہے کہ یہ تمام ہدائتیں محض رعایا کے فائدے کے لئے تجویز ہوئی ہیں اور ایک قسم کی مدد یہ بھی ہے کہ نیک چلنی اور نیک بختی اختیار کر کے اس بلا کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں تا یہ بلا رک جائے یا اُس حد تک نہ پہونچے کہ اس ملک کو فنا کر دیوے۔ یاد رکھو کہ سخت خطرہ کے دن ہیں اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو اور نیک کام بجا لاؤ۔ خدا تعالیٰ بہت حلیم ہے۔ لیکن اُس کا غضب بھی کھا جانے والی آگ ہے اور نیک کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ۔

بترس بیاز خدا ئے بے نیاز و سخت قہّار ۔۔۔ نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکار
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے ۔۔۔ کہ می ترسد ازاں یارے کہ غفار ست و ستّار
گراں چیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے ۔۔۔ ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبار

خور تاباں سیہ گشت است از بدکاری مردم ۔۔۔ زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذار
بتشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی ۔۔۔ علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردار
نشاید تافتن سر زاں جناب عزت و غیرت ۔۔۔ کہ گر خواہد کشد در یکدمے چوں کرم بیکار

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے ۔۔۔ خرد از بہر ایں روز ست اے دانا و ہشیار

خدا کی تازہ وحی

۱۷ر اگست ۱۹۰۷ء۔ اِتِّ خَبَرُ رَسُولِ اللّٰہِ وَاقِعٌ

ترجمہ۔ رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی۔ وہ واقع ہونیوالی ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔

۱۸ر اگست ۱۹۰۷ء۔ صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا۔ کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہو گیا ہے"۔

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہو کر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شائد ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔

۱۹ر اگست ۱۹۰۷ء۔ "آید آں روزے کہ مستخلص شود"۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہیں۔

۲۔ حضرت حکیم الامۃ اب بفضلہ تعالیٰ تندرست ہو کر خدمت دین اور نوع انسان کی نفع رسانی میں پھر مصروف ہیں۔ گو ضعف اور نقاہت ہے خدا تعالیٰ ایسے نافع وجود کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

۳۔ مکرمی مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور چند روز کی رخصت لیکر حاضر ہوئے تھے واپس تشریف لیگئے۔ میرے مکرم بھائی میر حامد شاہ صاحب مع اہل و عیال سیالکوٹ سے دو ماہ کی رخصت لیکر سعادت اندوز آستانہ حضرت ہوئے ہیں۔ ایسا ہی بھائی محمد اسمٰعیل صاحب بھی سیالکوٹ سے حاضر ہیں۔

۴۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معاینہ بابو جگل کشور صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے فرمایا تعلیم الاسلام گرلز سکول بھی دیکھا اور مدرسہ کے معاینہ اور ترقیوں کو دیکھکر خوش ہوئے۔

۵۔ کارخانہ الحکم کی مشین کراچی پہونچ گئی ہے۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۷ر اگست بوقت عصر بروز ہفتہ

الہام وخاتمہ دنیا

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج رات کے دو بجے الہام ہوا تھا

"اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پیشگوئی واقعہ ہونیوالی ہے۔ دو تین ماہ میں کوئی نہ کوئی نشان ضرور ظہور میں آجاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے خاتمہ کے دن قریب ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں نئے نئے نشانات ظہور میں آئیں گے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ توڑ دیا جاوے تو دانے پر دانہ گرتا ہے ویسے ہی نشان پر نشان ظاہر ہوگا یہ عجیب بات ہے کہ کوئی سال اب خالی نہیں جاتا دو چار مہینہ میں کوئی نہ کوئی نشان ضرور واقع ہو جاتا ہے۔ تمام نبیوں نے اس بات کو مان لیا ہے کہ جس زور سے آخری زمانہ میں نشانات کا نزول ہوگا۔ اس سے پہلے ویسا کبھی نہیں ہوا ہوگا

مخالفت ہمارے لئے مفید ہے

فرمایا مخالفوں کا انکار ہمارے واسطے بہتر ہے کیونکہ جتنی گرمی زور سے پڑتی ہے اتنی ہی بارش زور سے ہوتی ہے۔ جسقدر مخالفوں میں تپش بڑھتی جاوے گی اتنے ہی نشانات بارش کی طرح برستے جائیں گے

۱۸ر اگست بوقت عصر

مسیح موعود پر اعتراض نئی بات نہیں

کسی شخص کے ذکر پر فرمایا کہ مجوسیوں یہودیوں اور نصرانیوں نے ہی تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کئے تھے جس طرح سے لوگ انبیاء پر اعتراض کرتے رہے ہیں اور خدا آخران کے جواب دیتا رہا ہے۔ اسی طرح کے جواب ہم سے بھی لو۔ ان کو چاہیئے کہ ہم پر کوئی ایسا اعتراض کریں جو کسی پہلے نبی پر نہ ہو سکتا ہو چاہیئے کہ منہاج نبوت پر ہمیں پرکھ لیں۔ آتھم کی نسبت اعتراض کرتے ہیں مگر ان کو خیال کرنا چاہیئے کہ جب اسے کہا گیا تھا کہ چونکہ تم نے ہمارے نبی صلعم کو دجال کہا ہے اس لئے تمہاری نسبت یہ پیشگوئی کیگئی ہے۔ تو یہ بات سن کر اس نے سر ہلایا اور کہا کہ نہیں جی نہیں جی

آتھم کی پیشگوئی

میں نے تو نہیں کہا اور زبان نکالی اور کانوں پر ہاتھ رکھکر بڑا انکار کیا اور اکثر روتا رہتا تھا اور ادھر ادھر اس طرح پھرتا رہتا تھا جیسے کسی کو قطرب کی بیماری ہو جاتی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ مخالف کی بات کا اس قدر اثر پڑھ جانا کہ اکثر وہ کانپتا روتے رہتا کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس نے رجوع کیا تھا۔ ساٹھ ستر آدمیوں کے سامنے اس نے زبان نکالی اور کانوں پر ہاتھ رکھکر دجال کہنے سے رجوع کیا تھا۔

لیکھرام کی پیشگوئی

لیکھرام کی نسبت ۶ برس کی پیشگوئی تھی وہ بس اس کے شوخی سے گذارے اور میری نسبت پیشگوئی بھی کی کہ تم تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جاؤ گے۔ چونکہ اس نے بہت شوخی کی تھی اس لئے وہ مہلت بھی اس کے لئے کم کر دی گئی اور ۵ برس کے اندر ہی ہلاک ہو گیا۔ اور یہ ایک جلالی رنگ کی پیشگوئی تھی۔ مگر آتھم نے چونکہ انکساری اختیار کی تھی اس لئے خوف اور رجوع کے سبب اس کی میعاد بڑھ گئی اور یہ ایک جمالی رنگ کی پیشگوئی تھی۔

عبدالحکیم مرتد

عبدالحکیم کی شوخی اور بیباکی پر حضرت نے فرمایا کہ ہزاروں لوگ خود پسندی اور رعونت کیوجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ تو بہت ہی دلیر ہو گیا ہے اور حد سے بڑھ گیا ہے۔ جتنی گالیاں انسان سوچ سکتا ہے وہ سب اس نے ہمیں دی ہیں۔ اس کے روبرو بڑے بڑے نشانات خدا نے دکھائے اس نے خود بھی تصدیق کی۔ بیس برس تک یہ ہمارا مصدق رہا۔ اس کے خطوط میرے پاس موجود ہیں۔ یہ کہتا تھا کہ ہمارے نبی کریم صلعم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے ہم نے اسے نصیحت کی اور اس کی غلطی سے اسے متنبہ کیا مگر اس نے برا منایا۔ آخر اس کا یہ مرض بڑھتا گیا اور تکبر پیدا ہوتا گیا۔ شیطان بھی تو تکبر کیوجہ سے ہی ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کو چاہیئے تھا کہ جب ہم نے روکا تھا تو خود قادیاں میں آجاتا۔ ہماری صحبت سے فائدہ اٹھاتا اور اپنے وساوس کو انکساری سے پیش کرتا ایسے گند نبیوں کے ذریعہ سے ہی دور ہو سکتے ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ نبیوں کی اتباع کی ضرورت نہیں۔ خاکساری کے ساتھ آتا۔ ہم دعا بھی کرتے اور اس کے وساوس کا جواب بھی دیدیتے۔ اس نے اپنا ایک خواب بھی چھپوایا تھا کہ جس میں یہ ایک شخص کو کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے میرا نام بیعت سے کاٹ دیا ہے۔ اب اگر اس کے دل میں واقعی اعتراض تھے تو اس کو خود الگ ہونا چاہیئے تھا نہ کہ ہم خود کاٹتے۔

اگر وہ ہمارے سلسلہ کو برا سمجھکر چھوڑ دیتا پھر تو ایک بات تھی مگر ہم نے اس کو خود جماعت سے کاٹ دیا ہے وہ اپنی تحریروں میں مانتا ہے کہ انہوں نے خود میرا نام بیعت سے کاٹ دیا۔

۱۹ر اگست ۱۹۰۷ء (ظہر)

الہام

" آید آں روزے کہ مستخلص شود "

طبیبوں کے علاج اور بعض بیماریوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اکثر طبیبوں کا یہ کام ہے کہ جب انہیں مایوسی کے آثار نظر آنے لگتے ہیں اور بظاہر نظر کامیابی کی راہیں مسدود نظر آتی ہیں۔ تو کہدیا کرتے ہیں کہ یہ خاص خاص شبہات پیدا ہو گئے تھے ورنہ یہ ہوتا تو ٹھیک تھا یہ بات نہیں ہو سکی وہ نہیں ہو سکی ایسا کرنا چاہیئے تھا ویسا کرنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ سب باتیں توحید کے برخلاف ہیں۔ اگر طبیب سے غلطی ہو گئی ہے یا کامیابی نہیں ہو سکی تو پھر کیا ہوا اس کا کام تو صرف ہمدردی کرنا تھا تقدیر کا مقابلہ کرنا نہ تھا۔

ایک طبیب کا ذکر ہے کہ وہ قبرستان کو جاتے وقت برقع پہن لیا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں طبیب نے جواب دیا کہ یہ سب آدمی میری دوائیوں سے ہی ہلاک ہوئے تھے۔

سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ کام تو وہ خود کرتا ہے مگر اپنی حکمت سے اسباب کا ایک سلسلہ بھی قایم کر دیا ہوا ہے۔ پنجابی میں ایک مثل ہے "مارے آپ تے نام دھرایا تاپ" عجیب بات ہے کہ کل بگڑتی کی بگڑتی چلی جاتی ہے۔ کچھ پتہ نہیں لگتا کہ ہوتا کیا ہے۔ کوئی دعویٰ

کرنے کا امکان نہیں۔ دیکھو جہاں پیچ پڑنا ہوتا ہے وہاں بلا اختیار خود بخود صورت بگڑتی جاتی ہے۔ ایک مرض کا علاج کرو تو ساتھ ہی سفے کے ذریعہ سے یا کسی اور وجہ سے کئی مرضیں اور پیدا ہو جاتی ہیں مگر جہاں آرام آنا ہوتا ہے تو صرف عورتوں کے سونف جوائن بتانے سے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اور خود بخود سب علاج کر لیتی ہیں۔ طبابت ایک ظنی علم ہے [illegible] کا کوئی امکان نہیں۔ جب بیماری بڑھی ہو تو علاج کرتے کرتے [illegible] بڑھتی جاتی ہے۔ مرنا برحق ہے اور ایک دن موت ضرور آکر رہے گی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خوش قسمت انسان وہ ہے جو نیک اعمال کرکے مرے۔ عمر کا کیا ہی ساٹھ برس جئیں خواہ سو برس آخر موت برحق ہے۔

حضرت حکیم الامت نے ایک خط پڑھکر سنایا جس میں ایک شخص کی بیماری کی نسبت بعض باتیں درج تھیں۔ اور دعا کے لئے حضرت اقدس کی خدمت میں بھی التجا کی ہوئی تھی۔ اس پر حضرت نے فرمایا۔

خدا اپنا فضل کرے یہ مرض جنون کی نہایت خطرناک ہے۔

اسپر حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ حضور انبیاء نے بھی یہ دعا مانگی ہے کہ

اللھم انی اعوذبک من البرص والجذام والجنون۔ الخ

۱۹ر اگست ۱۹۰۷ء بوقت عصر

موسمی تغیر و تبدل پر گفتگو ہو رہی تھی۔ باتوں ہی باتوں میں طاعون کا ذکر چل پڑا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اب کی دفعہ طاعون بہت کم پڑے گی کیونکہ زور بہت ہو گیا ہے اور چوہے بھی بہت مارے گئے ہیں۔ ان کی ایسی راؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جس کی نسبت قرآن مجید میں لکھا ہے۔

وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا ۱۵/۶

مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم ۱۳/۸

معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس جگہ ڈاکٹروں اور مدبروں کو ہرا دے۔

ومدار ستارہ کا طلوع
آجکل ومدار ستارہ طلوع ہوتا ہے اس کے متعلق ایک شخص سے حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے بھی ومدار ستارے دیکھے ہیں اس نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو ابھی نہیں دیکھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ضرور دیکھنا آج ہی دیکھنا وہ ایک نہیں ہے دو ہیں میں نے بھی دیکھے تھے ایک چھوٹا ہے اور ایک بڑا ہے تین بجے سے دکھائی دینا شروع ہوتا ہے۔ مفسروں نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کے وقت میں جب بہت ستارے ٹوٹے تھے تو اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلعم نے نبوت کا دعوے کیا تھا۔ یہ جو ستارے وغیرہ ہوتے ہیں ان کا اثر زمین پر ضرور ہوتا ہے۔ میرے دعوے سے پہلے اس قدر ستارے ٹوٹے تھے کہ ایسی کثرت آگے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ستاروں کی آپس میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی تھی کوئی سو دو سو ایک طرف تھے اور سو دو سو ایک طرف تھے۔ ہمارے لئے گویا وہ ایک پیش خیمہ تھے اِس طرف سے اُس طرف نکل جاتے تھے اور اُس طرف سے اِس طرف نکل جاتے تھے۔ میرے خیال میں تو کسوف خسوف کا بھی خاص اثر زمین پر ہوتا ہے۔ دُم دار ستارے کا پیدا ہونا ایک خارق عادت امر ہے۔ آسمان پر اس کا ظاہر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر بھی ضرور کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوگا۔ یہ زمین کے لئے شہادتیں ہوتی ہیں۔ آیندہ زمین پر جو خارق عادت نشان ظاہر ہونیوالے ہوتے ہیں ان کے لئے یہ پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس طرف ہمیں الہام بھی ہو رہے ہیں۔ کہ آئندہ خارق عادت نشان ظاہر ہونیوالے ہیں اور کل جو میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ستارہ ٹوٹا ہے اور سر پر آگیا ہے میں نے خیال کیا تھا کہ ضرور اس کی کوئی تعبیر ہو گی۔ ذوالسنین ستارہ کی نسبت جب نکلا تھا تو انگریزی اخبار والوں نے لکھا تھا کہ یہ وہی ستارہ ہے جو حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ میں طلوع ہوا تھا۔

فرمایا بعض منذر الہام اور خوابات ہوتے ہیں ان سے دُور ہی لگ جاتا ہے۔

فرمایا کہ مولوی [illegible] صاحب کے واسطے دعا کرتے کرتے یہانتک اثر ہوا کہ ہمیں خود بھی دست لگ گئے۔

۲۰ر اگست ۱۹۰۷ء (ظہر)

حضرت اقدس کی احتیاط اور تقویٰ کا اعلےٰ درجہ
بعض نادانوں اور شورہ پشت لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ لوگوں کا مال کہاتے ہیں انہوں نے ایسا اعتراض کرتے وقت نہ تقوےٰ سے کام لیا ہے اور نہ انہوں نے منہاج نبوت پر غور کیا۔ ایسے معترضین کے اسلاف ہی تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مصریوں کے برتن اور زیور مار لینے کا اعتراض کیا بہر حال میں ان لوگوں کی واقفیت کے لئے ایک معمولی سا واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے انہیں معلوم ہوگا کہ باہر سے آئے ہوئے اموال کے متعلق حضرت کسقدر محتاط ہیں۔

آج ۲۰ر اگست کو ظہر کے وقت برادرم مفتی محمد صادق صاحب نے عرض کیا کہ ایک شخص نے لکھا ہے کہ میں نے حضور کی خدمت میں دو روپیہ نقد اور ایک ملائی ڈنڈی بھیجی ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پہنچ گئی ہے اور روپیہ بھی ملگئے ہیں مگر ہم نے تو امانتاً رکھدی ہے کیونکہ معلوم نہیں اس نے کس لئے بھیجی ہے کچھ لکھا نہیں۔ اسپر مفتی صاحب نے عرض کیا کہ اس نے لکھا ہے جہاں حضرت پسند فرمائیں خرچ کریں۔

فرمایا باپ کی دعا اپنی اولاد کے لئے منظور ہوتی ہے

سید کیلئے زکوٰۃ
سوال ہوا اگر غریب سید ہو تو کیا وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ہوتا ہے؟ فرمایا اصل میں منع ہے اگر اضطراری حالت ہو فاقہ پر فاقہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الا ما اضطررتم الیہ ۸/۱

حدیث میں فتویٰ تو یہ ہے کہ نہ دینی چاہئے اگر سید کو اور قسم کا رزق آتا ہو تو اسے زکوٰۃ لینے کی ضرورت ہی کیا ہے ہاں اگر اضطراری حالت ہو تو اور بات ہے +

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

مسیح موعود کی طرف سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

ہوویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دے گا ختم آ کے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنے کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہوگئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
مونھ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

چکڑالوی صاحبان بغور پڑھیں

مولوی عبداللہ چکڑالوی کی یہ بات بالکل سچ ہے کہ دنیا کو کلام الٰہی سے محبت نہیں رہی ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق خانہ ساز باتیں بنا رہا ہے۔ اگرچہ کلیۃً یہ صحیح نہیں بعض خدا تعالیٰ کے راستباز اور صادق بندے ایسے ہی ہیں جو لا یمسہ الا المطہرون کے استثنا کے ماتحت قرآن کریم کے اسرار و معارف سے آگاہ اور اسکی حکومت کے نیچے ہیں ہاں اسمیں کلام نہیں کہ خود مولوی عبداللہ صاحب اپنے اس قول کے ماتحت ملزم ضرور ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن کریم کی جو بےحرمتی اور شعائر اسلام کی ہتک شروع کی ہے وہ سخت رنج دلانیوالی ہے وہ بظاہر قرآن شریف کو پیش کرتے ہیں مگر مضحکہ خیز طریق پر۔

آئے دن کوئی نہ کوئی ایسا عجوبہ دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت مضر اور دشمنوں کو ہنسانے کا موجب ہوتا ہے منجملہ ان کے ایک انکی اختراعی نماز ہے مولوی عبداللہ صاحب نے مسنون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور تیرہ سو سال کے مسلمانوں کی معمول بہ نماز کو اس چودہویں صدی میں چکڑالوی سانچہ میں ڈھالا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسنون ادعیہ اور تسبیحات کو چھوڑ کر قرآن مجید کی بعض ادعیہ اور آیات رکوع وسجود میں مقرر کی ہیں بظاہر یہ دل خوش کن بات ہوگی کہ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ

نیکی اپنے خیال کے موافق نیکی نہیں ہوا کرتی

بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے موافق ہو۔ اسی کا نام اخلاص اور صواب ہے اور یہی دو عمل صالحہ کے اجزاء عظیم ہیں +

مگر چکڑالوی صاحب کے خیال اور وہم میں عمل صالحہ وہی ہے جس کو ان کی محدود کھوپری تجویز کرے۔ اسی بنا پر انہوں نے نماز کی تراش خراش شروع کی اور نماز کے متعلق وہ خیال اور اصلاح (بخیال خویش) ظاہر کی جس کا بیسیوں اوپر ذکر کیا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف سے وہ ترتیب اور ہیئت ثابت نہیں ہو سکتی جو وہ پیش کرتے ہیں۔ کہ نماز وہ ہے جسمیں رکوع میں یہ دعا پڑھی جاوے یا سجدہ میں فلاں تسبیح پڑھی جاوے یا سجدہ پہلے ہو یا پیچھے علے ہذا القیاس۔

پھر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس حال میں ترتیب نماز وہی ہے جو تعامل سے ثابت ہے پھر صرف تسبیحات مسنونہ کو بدلنے کی انہیں کیا ضرورت پیش آئی۔

فرض کر لو اصلی نماز گم ہو گئی ہوگی اور حقیقت بالکل مفقود ہو گئی ہوگی۔ مگر اصلیت اور حقیقت کا نشان بھی تو تعامل اسلام کے کسی زمانہ میں ضرور پایا جانا چاہیے۔ کیونکہ اس بات کا ہر ایک صاحب ذی ہوش اقرار کرے گا اور بغیر اقرار کے اسے کوئی چارہ نہ ہوگا کہ محمد رسول اللہ صلعم نے اصلی اور حقیقی نماز پڑھی تھی اور نہ صرف خود پڑھی بلکہ لاکھوں کروڑوں کو پڑھا سکھا کر انہوں نے اپنا فرض رسالت کامل طور پر ادا کیا تھا۔ اور ہزار صحابہ جنکی تعریفوں سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے اور جنمیں سے کوئی کسی ملک کا باشندہ تھا اور کوئی کسی ملک کا رہنے والا تھا اصلی اور حقیقی نماز پڑھتے تھے اور بہتیرے ان میں سے پڑھے لکھے تھے اور بڑی بڑی تحریروں کے مصنف تھے اور ہزارہا مخلوق نے انہیں وہی اصلی اور حقیقی نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ اب یہ کہنا کہ اصلی نماز کی ترتیب تو بدستور رہی مگر تسبیحات کا نام و نشان نہ رہا۔ عقلمندوں کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتا ہے بلکہ اہل دانش تو ایسا کہنے والے کو بیوقوف خیال کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جو طریقہ نماز حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ بابرکت میں بڑے زور سے مختلف ممالک کے مختلف اشخاص میں رائج ہو گیا تھا اس کا صفحۂ دنیا سے ایسے طور سے اٹھ جانا کہ گویا اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا ایک امر محال بلکہ ناممکن الوقوع ہے کیونکہ اسطرح سے تو گویا نعوذ باللہ ایک شریر انسان کہ سکتا ہے کہ یہ قرآن مجید جو اس وقت بین الدفتین ہے یہ وہ اصلی قرآن نہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ہاتھ میں تھا بلکہ نقل کرتے کرتے اس کا کچھ حصہ گم ہو گیا ہے۔ اور کوئی لاکھ سر پیٹے اور خواہ کتنی ہی کوشش کرے مگر ان گم شدہ آیات کا ایک روئے زمین پر پتہ نہیں مل سکتا۔ بلکہ وہ بطور دلیل کے یہ بات پیش کرے جس کا تعامل اسلام کے منکر کے پاس کوئی جواب نہیں چکڑالوی کے منہ کو قیامت تک بند کر دے گا۔ کہ قرآن مجید کی مکی اور مدنی آیات کی ترتیب سے اور نیز صدہا طرح کی براہین قاطعہ اور آپ کے مسلمہ اصول سے یہ بات ثابت ہے کہ موجودہ قرآن مجید ترتیب نزولی کے مطابق نہیں ہے اور نہ ہی موجودہ قرآن کی کسی آیت سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ موجودہ ترتیب پر خود حضرت محمد رسول اللہ صلعم مرتب کرا گئے تھے اور جب دشمن اسلام معلوم کرے گا کہ چکڑالوی کے مسلمہ اصول کے مطابق قرآنی وحی کے علاوہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر اور کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی جس کے بموجب انہوں نے قرآنی آیات کو ترتیب نزولی کے برخلاف موجودہ ترتیب کے ساتھ قلمبند کروا دیا ہو تب تو اس کو یہ کہنے کا اور بھی موقع مل جائے گا۔ کہ یہ کسی شریر دشمن اسلام کا کام ہے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا یہ کام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سچا اور پکا اصول ہے کہ حکم الٰہی کے بغیر آیات الٰہی میں گڑبڑ کرنیوالا اور قرآنی آیات کو زیر و زبر کرنیوالا سخت کافر اور ظالم ہوتا ہے اور یہاں تو ادھر کی آیات ادھر اور ادھر کی ادھر کر کے ایک اندھیر کسی نے مچا دیا ہے۔ جبھی تو نماز کا پتہ نہیں لگتا اور جو نماز آپ نکالتے ہیں اس سے بھی تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم نے اصلی نماز کامل طور پر صرف اپنی عمر کے آخری چند ماہ میں پڑھی تھی۔ پہلے نہیں کیونکہ بعض آیات ایسی ہیں جن کا نزول آخیر پر ہوا جس سے موجودہ قرآن کا (معاذ اللہ) غلط اور کم و بیش ہونا آپ کے اصول سے ثابت ہوگا۔

اب مولوی صاحب آپ کے مسلمہ اصول کے مطابق اس دشمن اسلام کو کیا جواب دیا جائے مگر افسوس کہ آپ غور و فکر سے کام نہیں لیتے اور تدبر اور تفکر کی بجائے ہنسی اور ٹھٹھے کو کام فرما کر اوروں کو ہنسی ٹھٹھے کرنیکا موقع دیتے ہو اور پھر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے دعویٰ اہل قرآن ہونے کا کرتے ہو اور جب کلام الٰہی کی سچائی پر کوئی دلیل پوچھی جائے تو پھر آپ اس بات کا خیال کرے کہ جو دلایل ہیں قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر

(نیلی) فٹ نوٹ۔ قرآن مجید کی حفاظت اور ترتیب کے متعلق مفصل بحث ہمارے مخدوم مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ ریویو میں خوب کی ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے۔ ایڈیٹر

پیش کر دوں گا نہیں دلایل سے حضرت مسیح موعود کا من جانب اللہ ہونا ثابت ہو جائے گا رصُمٌّ بُکمٌ" ہو کر کہدیا کرتے ہو" ستے پھر وہ نہ مانں من" دیعنے پھر تسلیم نہ کرو) براے خدا آپ ہی سوچ کر بتاویں کہ بے سوچے سمجھے ایک بات کہدینا اور بات بھی ایسی جس سے ناحق سچائی کا خون ہوتا ہو کیا یہ عقلمندوں کا شیوہ ہوا کرتا ہے ؟ یہ کہ اصلی نماز کی بعض باتیں تو بدستور چلی آئیں اور بعض روئے زمین سے بالکل مفقود ہو گئیں ایسا لچر دعوٰی ہے جسپر کوئی دلیل نہیں میرا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی وفات کے تین سو سال بعد جھوٹ اور باطل کا فروغ ہونا شروع ہو گیا تھا اور جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے چودھویں صدی کے سر تک یعنے ایک ہزار برس برابر لگاتار دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا آیا۔ مگر اس سے یہ تو ثابت نہیں ہو سکتا کہ حقیقت اور اصلیت کا وجود ہی دنیا سے اٹھ گیا ہے اور سچائی ایسی کالعدم ہو گئی ہے جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا بلکہ قرآن مجید کی جن سینکڑوں آیات سے یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ مومنین اور صادقین کے وجود کا ہر زمانہ میں ہونا نہایت ضروری ہے انہیں سے یہ بات بھی بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ ان مومنوں اور صادقوں کے اعمال بھی مومنوں اور صادقوں والے ہوں گے اور ان کی نمازیں اصلی اور حقیقی نمازیں ہوں گی ورنہ وہ مومن اور صادق نہیں کہلا سکتے جیسے فرمایا اللہ کریم نے

انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیٰتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون وبالاسحار ھم یستغفرون - الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون الا علٰی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین - والذین ھم لامٰنٰتھم وعھدھم راعون - والذین ھم علٰی صلوٰتھم یحافظون - ان الذین ھم من خشیۃ ربھم مشفقون - والذین ھم باٰیٰت ربھم یومنون - والذین ھم بربھم لا یشرکون - والذین یؤتون ما اٰتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الٰی ربھم راجعون - انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ - الذین ینفقون فی السرّآء والضرّآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس -

اور ایسا ہی ایمانی مدارج میں ترقی کرنے کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے -

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین - یعنی اے وے لوگو جو ایمان لے آئے ہو اپنے ایمانوں میں ترقی کر کے اتقا کے حصول کے لئے کوشش کرو اور متقی بن جاؤ - اور متقی بننے کے لئے ایک اعلیٰ وارفع طریقہ یہ ہے کہ تم لوگ صادقین کی صحبت میں رہا کرو - اور اس آیت سے اظہر من الشمس ہے کہ صادقین کا وجود ہر زمانہ میں ضروری ہے اور جیسے فاسق بدکار بے دین لوگ ہمیشہ رہتے ہیں ویسے نیکوکار صالح راستباز متقی لوگ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں ہاں کبھی گمراہی اور ظلمت کا زور زیادہ ہو گیا اور کبھی دینداری اور ہدایت کا زور ہو گیا اور یہ سنت اللہ ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا اب اگر آپ کی خود تراشیدہ نماز کو جسکی صداقت پر بغیر کسی الٰہی سارٹیفکٹ کے آپ زور دیتے ہیں دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے

کہ اس کے رکوع اور سجود میں بھی قرآنی آیات پڑھی جاتی ہیں - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی تک یعنے تیرہ سو برس کے عرصہ میں ایک بھی صادق نہیں گذرا جس سے قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے - اور آپ کا بھی کسی صورت میں چھٹکارا نہیں ہو سکتا - جبتک مندرجہ ذیل تین باتوں میں سے ایک کو ترجیح دے کر اعلان شایع نہ کر دو -

۱ - یہ کہ (معاذ اللہ) قرآن مجید ایک جھوٹی اور لغو کلام ہے اور اس کا یہ کہنا کہ ہر زمانہ میں صادقین کے وجود کا ہونا ضروری ہے محض بیہودہ اور بے سرو پا ہے -

۲ - یہ کہ قرآن مجید تو سچی کلام ہے اور لغو اور جھوٹ سے منزہ اور مبرا ہے اور اسکی یہ تعلیم کہ صادقین کے وجود کا ہونا ہر زمانہ میں ضروری ہے ہر طرح سے سچی ہے مگر بغیر اصلی اور حقیقی نماز پڑھنے کے بھی انسان صادقین میں شامل ہو سکتا اور متقی بن سکتا ہے -

۳ - یا یہ کہ قرآن مجید خدا کی سچی کلام ہے اور اس کی سب باتیں حق اور درست ہیں صادقین کے وجود کا ہر زمانہ میں ہونا ضروری ہے - اور بغیر اصلی اور حقیقی نماز پڑھنے کے کوئی انسان صادق نہیں بن سکتا - اور جو نماز میں نے شایع کی ہے وہ محض جھوٹ بہتان اور افترا ہے اور میں ایسی بدحرکت سے اعلانیہ توبہ کرتا ہوں - اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے بخشش کا طلبگار رہوں - اور اپنے کئے پر سخت نادم اور شرمسار ہوں -

خیر میں دور نکل گیا اب میں اپنے اصلی مطلب کیطرف عود کر کے عرض کرتا ہوں کہ بعض کم فہم لوگوں نے بے سوچے سمجھے چکڑالوی کی خود تراشیدہ نماز پڑھنی شروع کر دی اور کلام الٰہی کی ذرہ بھر پروا نہ کر کے سبیل المومنین کو چھوڑ کر اپنا خود ساختہ اور ایجاد کردہ طریقہ اختیار کر لیا - اور اسکی ظاہرا وجہ صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے دوسری دعاؤں سے قرآنی ادعیات کو اعلےٰ وارفع سمجھکر اسی نماز کو پڑھنا شروع کر دیا اور اتنا نہ سوچا کہ نماز پڑھنے کا اصل مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ خدا کے حکم کی فرمانبرداری کیجاوے اور اسی کی رضا حاصل کیجاوے نہ یہ کہ اپنی مرضی سے بعض اوراد واذکار تجویز کر لیں اور بدعتیوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جو طریقہ عبادت اپنے دل کو پسند آیا شروع کر دیویں -

سوچنے والی بات تو یہ تھی کہ اگر اپنی مرضی اور خواہش سے ہم خدا کی رضا حاصل کر سکتے ہے تو پھر نبیوں کے مبعوث ہونے کا فائدہ ہی کیا تھا ؟ چکڑالوی کی طرح یا اُن کے ہم خیال بے ہودوں کیطرح جیسا جسکی سمجھ میں آیا کر لیا جاتا - سچ ہے "فرحوا بما عندھم من العلم"

اسیطرح یہ لوگ مسلمان کہلا کر حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو بھی بکلی عہدہ رسالت سے جواب دینا چاہتے ہیں اور پھر ساتھ ہی قرآن مجید کے مضامین سے بھی دلچسپی رکھنا چاہتے ہیں - مثلاً آنجناب فرماتے ہیں کہ یہ دعا یعنی ربنا لا تواخذنا الخ نماز میں فلاں فلاں جگہ پڑھنی چاہیے - اور اس بات کا اشارہ تک بھی اپنی تصانیف میں نہیں کرتے کہ آیا رسول کریم صلعم نے اسپر عمل درآمد کیا تھا یا نہیں ؟ اور آنحضرت صلعم کی اتباع کی بھی ضرورت ہے یا نہیں ؟ بلکہ اپنی پیدائش کو بھول کر اور اس بات کا ذرہ خیال نہ کر کے کہ کس طرح والدین اور اساتذہ نے میری بچپن کی حالت میں میرے سامنے عملی نمونہ قائم کیا تھا اور میں بولنا اور مطلب کی بات کرنے سیکھا تھا یہانتک کہ اللہ کو اللہ کہنا اور ماں کو ماں کہنا اور باپ کو باپ کہنا اور پانی کو پانی کہنا

فتح محمد

اور دیگر تمام علوم اور اعمال صرف عملی نمونہ کی اتباع کا ہی نتیجہ ہیں اور کیا ہی بہتر ہوتا اگر چکڑالوی صاحب اپنے بچپن ہی میں عملی نمونہ کا انکار کر دیتے تا نہ ہی یہ نوبت آتی اور نہ ہی لوگوں کو دہوکہ دیتے۔ اور جہالت کے سبب سے اتنا نہ سوچا کہ میری موجودہ حالت صرف عملی نمونہ کی اتباع کا ہی ایک نتیجہ ہے۔ اور حقیقت کی طرف ذرہ خیال نہ کرکے بے سوچے سمجھے محمد رسول اللہ صلعم کی اتباع اور اسوہ حسنہ کا انکار کر دیا اور بے دہڑک لکھدیا کہ محمد رسول اللہ صلعم کی اتباع اور اطاعت کی کوئی ضرورت نہیں۔

خیر اسوقت میرا یہ مطلب نہیں جو سرور کائنات حضرت خاتم النبین علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع اور اطاعت کے جواز پر دلایل لکھوں بلکہ اپنے اصلی مضمون کی طرف توجہ کرکے لکھتا ہوں کہ یہ چکڑالوی کی سخت درجہ کی کم فہمی ہے جو اسوہ حسنہ اور تعامل کو چھوڑکر الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا ہے۔ اگر تعامل اسلام سے روگردانی کیجاوے تو اس دعا کے نماز میں پڑہنے کے جواز پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ دعا قرآن مجید کی سورہ بقرہ کے آخیر میں درج ہے اور وہاں اس دعا سے پہلے اور پیچھے اگر سینکڑوں آیات بھی پڑہتے جاویں تو صلوۃ کا لفظ تک بھی نظر نہیں پڑتا۔ سو جب سیاق اور سباق میں صلوٰۃ کا ذکر تک نہیں تو ہمیں کیا ہی جو بیوقوفوں کی طرح خود بخود اسے نماز میں شامل کر لیویں۔ بلکہ جس وقت بھی کوئی بھول چوک یا خطا ہم سے سرزد ہو جایا کرے یا ہماری طاقت اور وسعت سے زیادہ ہم پہ بوجھ آپڑا کرے تو ایسے موقع پر اس دعا کو پڑہنا چاہئے۔ اب اگر یہ دونوں متذکرہ بالا خیالات کسی اہل علم ذا انصاف کے سامنے موازنہ اور مقابلہ کے لئے پیش کئے جاویں تو آپ ہی سوچ کر جواب دیویں کہ کس کا پلہ بھاری رہے گا اور صفر کس کے حصہ میں آئیگا۔ اور نہ صرف اس دعا میں بلکہ دوسری بہت سی ادعیہ میں بھی اسی چالاکی سے کام لیا ہے کہ وہاں نماز کا تو ذکر تک نہیں اور آپ ہیں جو دہینگا دہانگی سے انہیں نماز میں شامل کرتے جاتے ہیں۔

ہاں جن دعاؤں کے ساتھ نماز کا بھی کسیقدر ذکر ہے وہاں چکڑالوی نے ایک اور دہوکہ سے کام لیا ہے اور اس شر سے وہی محفوظ رہ سکتے ہیں جو بموجب آیت الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم الٰہی اذکار کا ورد رکھتے ہیں اور دوسری ادعیات کے علاوہ یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ رب اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون تو ایسا کرنے سے ان کو اللہ کریم بموجب آیت ان عبادی لیس لک علیھم سلطان نہ صرف وسوسوں سے بچائے رکھتا ہے بلکہ شیاطین کو کچلنے کے لئے انہیں طرح طرح کے اوزار عطا فرماتا ہے۔

اب نمونہ کے طور پر سنیئے۔ چکڑالوی صاحب بڑی دلیری سے فرماتے ہیں کہ نماز کے سجدہ اور قیام میں یہ دعا پڑہنی چاہئے کہ ربنا اصرف عنا عذاب جھنم الخ اور اسپر دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس دعا سے پہلے سجدہ اور قیام کا ذکر ہے اور عباد الرحمٰن اس کو سجدہ اور قیام میں پڑہا کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ یہ نماز کا سجدہ اور قیام ہے بلکہ قرآن مجید میں تو نماز کے علاوہ بھی قیام قعود سجود میں دعائیں مانگتے رہنے کا حکم ہے جیسے فرمایا اللہ کریم نے فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنے جب تم نماز پوری کر چکو تو اس کے بعد کہڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یادگاری میں لگے رہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ سخت سیاہ جہوٹ ہے کہ عباد الرحمٰن اس دعا کو سجدہ اور قیام میں پڑہا کرتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ دعا قرآن مجید کی سورہ فرقان میں درج ہے اور وہاں عباد الرحمٰن کے اوصاف اللہ کریم بیان کرتا ہے اور منجملہ دیگر اوصاف کے ایک وصف ان کا یہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ یہ دعا مانگتے ہیں یا مانگتے رہتے ہیں کہ ربنا اصرف عنا عذاب جھنم الخ اور چکڑالوی کا یہ فرمانا کہ وہ سجدہ اور قیام میں یہ دعا مانگتے تھے محض خانہ ساز اختراع اور افترا ہے اور یہ الفاظ کہ سجدہ میں یا قیام میں مولویصاحب موصوف کی اپنی ذاتی قابلیت اور موجدیت کا نتیجہ ہیں۔ اور حقیقت میں چکڑالوی دہرم کا سارا دارومدار بھی انہیں من گھڑت اور فرضی الفاظ پر ہے ورنہ قرآن کریم میں ایسا کوئی لفظ نہیں پایا جاتا جس کے یہ معنے ہوں۔

اور اگر کوئی بیوقوف اب بھی مولویصاحب موصوف کی اس نکتہ دانی پہ فریفتہ اور شیدا ہو جاوے تو اس کو سمجھانے کے لئے میں یوں کوشش کرتا ہوں کہ اس دعا کے ساتھ ہی لکھا ہے والذین اذا انفقوا الخ یعنے عباد الرحمٰن جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ ہی وہ فضولخرچی کرتے ہیں اور نہ ہی تنگدستی دکہاتے ہیں بلکہ افراط اور تفریط سے بچکر صراط مستقیم پر قدم مارتے ہیں۔ توکیا یہ خرید و فروخت اور خرچ اخراجات کا سلسلہ بھی نماز میں ہی شروع ہو جاتا ہے؟ آپ کے اصول کے مطابق تو یہ سب کچھ سجدہ اور قیام میں ہی ہو جانا چاہئے۔

الغرض اصل بات یہ ہے کہ اپنی طرف سے میں یا سے وغیرہ الفاظ ملا لینے سے بات کا تبنگڑ بن جایا کرتا ہے اور ایک سادہ مزاج آدمی کو دہوکا دیا جا سکتا ہے۔ اور اسی بات کو واضح کرنے کے لئے میں قرآن کریم سے ایک اور آیت پیش کرتا ہوں شاید کوئی سعید سمجھ جاوے اور چونکہ صلوٰۃ کا لفظ تو موجود ہے مگر چکڑالوی کا داؤ نہیں چل سکتا۔ حضرت لقمان اپنے لخت جگر کو نصیحت فرماتے ہیں۔

یٰبنی اقم الصلوٰۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک۔ سورہ لقمان پارہ ۲۱۔ یعنے اے میرے بیٹے نماز پڑہا کر اور اچھے کاموں کے کرنے کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور جو تکلیف تجھے پہونچے اس پر صبر کیا کر۔ اب اگر مولویصاحب موصوف کے اصول کو دستور العمل بنایا جاوے اور یوم آخرت کا کچھ بھی خوف نہ کرکے میں یا سے اپنی طرف سے ملایا جاوے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وامر بالمعروف وغیرہ نماز میں کرنا پڑے گا۔ جو بالبداہت باطل ہے۔ فی الحال میں اپنے مضمون کو اسی پر ختم کرتا ہوں اور اخیر پر اتنا عرض کر دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

کہ شاہی کلام کو شاہی دربار میں سنانے کا یہی قاعدہ ہے کہ با ادب کھڑے ہوکر وہ کلام پڑہی جاوے جہلکر یا سجدہ میں گر کر پڑہنا مذموم خیال کیا جاتا ہے اور اسی واسطے افضل الرسل خاتم النبین نے بھی کلام الٰہی کو سجدہ یا رکوع کی حالت میں پڑہنے سے سخت منع فرمایا ہے اور قرآن مجید سے بھی یہی استنباط ہوتا ہے کیونکہ کلام الٰہی کی شان میں مرفوعۃ مطہرۃ ہی آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو مطہر ہوکر رفع اور بلندی کیحالت میں پڑہنا چاہئے۔